بچوں کی نظمیں

ندیم سبطینؔ

انتساب

فہرست

حمد

نبیوں نے یہ کہا ہے
اللہ بہت بڑا ہے

نہ باپ ہے کسی کا
نہ وہ جنا گیا ہے
اللہ بہت بڑا ہے

وہ بے نیاز سب سے
ہر اِک میں وہ بسا ہے
اللہ بہت بڑا ہے

واحد ہے، وہ یکتا
دنیا کا آسرا ہے
اللہ بہت بڑا ہے

حمد

دی ہے تو اُس نے مجھے یہ قوتِ گویائی
بخشی ہے اُسی نے تو آنکھوں کو یہ بینائی

اس نے مجھے جہاں میں اچھا بُرا سُجھایا
اس نے ہی اس جہاں کو کامل جہاں بنایا

کرتے ہیں سب ہی تسبیح انسان اور حیواں
اس ذات پر ہے بے شک سب کا ازل سے ایماں

اللہ ہے ہر جگہ پر، اِس ارض و آسماں پر
موجود ہے یہاں پر، موجود ہے وہاں پر

اِس کی ہی بادشاہت دیکھو تو ہر جگہ ہے
اِس کا ہی جگ میں ڈنکا لوگو بجا ہوا ہے

جو مانگتا ہے اس سے، مانگو اسی سے ہر پل
دے گا تمہیں وہ سب کچھ، کردے گا تم کو جل تھل

حمد

سب میں اس کا نور سمایا
اُس نے سب کو نور بنایا

اس کی بخشش سے ہیں سارے
پھول اور سورج چاند ستارے

حدِّ نظر سے دور بہت ہے
سب سے وہ منور بہت ہے

سوچو تو وہ پاس کھڑا ہے
قلب و نظر میں سب کے بسا ہے

حمد

بہتر دی کھانے کو غذا
لینے کو سانس تازہ فضا

اللہ کا ہے نام بڑا
اس نے ہم کو عزت دی ہے

شکل و صورت اس کی عطا
اللہ کا ہے نام بڑا

بیماری کی تشخیص عطا کی
ہر شے میں ہے صحت، شفا

اللہ کا ہے نام بڑا
سامنے اُس کے سب جھکتے ہیں کرتے

کرتے یں سب اس کی ثناء
اللہ کا ہے نام بڑا

حمد

اللہ مولا اس کا نام
دیتا ہے جو صبح و شام

اس کے کرم سے چاند ستارے
اس کی رحمت سے ہیں سارے

پیار وہ بندوں سے کرتا ہے
پیار سے دامن کو بھرتا ہے

نفرت سے ہے اس کو نفرت
رکھتا ہے بس پیار کی دولت

تم بھی پیار کے دیپ جلاؤ
اللہ کو پھر دور نہ پاؤ

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رستہ سیدھا دکھلانے والے
سوتے لوگ جگانے والے

جن کو اللہ نے بھیجا ہے
ہر پیغمبر ہی سچا ہے

اللہ ہی کے سب ہیں رسول
گلدستہ کا آخری پھول

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کا نام
سب نبیوں میں بلند مقام

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُترا ہے آسمان سے قرآن اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھیلی ہے کائنات میں اس سے ہی روشنی

تاریکیٔ حیات سب اُس سے چھٹ گئی
انسانیت کی ریت زمانے میں چل پڑی

کمزور اُٹھ کھڑے ہوئے باطل کے سامنے
باطل بھی سرنگوں ہوا عاقل کے سامنے

سچائی کا زمانے میں اعلیٰ مقام ہے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بس یہ پیام ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری ادائیں
بھٹکوں کو منزل کا رستہ دکھائیں

شاہ و گدا سب ہیں مولا سوالی
اللہ کی رحمت کے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی

عاقل بھی ماتھا اس در پہ ٹیکے
عالم بھی اُٹھتا ہے جھولی کو بھر کے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جگ میں ہمارے
ڈھیر ہوئے بُت سارے کے سارے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے ہے چھایا
علم کا ہم پر لوگوں سایہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محنت کرنا سکھایا
شان سے جینا مرنا سکھایا

علم کی دولت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے
دین سے رغبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے

نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام زندہ ہے
جگ میں انہیں کا دلربا اک نام زندہ ہے

تفریق ساری ختم کی شاہ و غلام کی
پھیلائی جگ میں روشنی سب حق کے نام کی

گورے کو دی نہ کوئی فضیلت سیاہ پر
ڈالا تو سب کو پیاری منزل کی راہ پر

دیکھو تو ہر مقام پہ اسلام زندہ ہے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام زندہ ہے

دعا

میرے اللہ پیارے اللہ
مجھ کو دے دے علم تو اتنا

دور اَندھیرے جگ کے کردوں
سب کے دامن پیارے بھردوں

سارے خزانے ڈھونڈو لاؤں
اس کے اس کے کام میں آؤں

دعا

چھوٹے چھوٹے ہاتھ یہ اپنے
پھیلائیں ہم رب کے آگے
شوق سے اپنے رب سے مانگیں
اور کسی سے کچھ نہ مانگیں
عزت ذلت ہاتھ ہے اس کے
رحمت برکت ہاتھ ہے اس کے
وہی مالک، مولا اپنا
وہی ہے لوگو داتا اپنا

نعمتوں کا شکر

دنیا کے رنگوں کو دیکھیں
کانوں سے ہر بات سنیں

طرح طرح کے کھائیں ماس
کھلی فضا میں لے کر سانس

سبزی پھل اور دودھ او رمکھن
جسم و صحت کا جوڑیں بندھن

رب کا کریں ہم شکر ہزار
وہ ہے سب کا پالن ہار

مالی

پتہ پتہ ڈالی ڈالی
جان سے بڑھ کر اس کو پیاری

پودوں میں یہ پانی ڈالے
کوئی نہ اس کی بگیا توڑے

نئے درخت اُگاتا جائے
اک ترتیب میں لاتا جائے

باغ کی کرتا ہے رکھوالی
اس کو کہتے ہیں سب مالی

پھل

سیب یہ ہم لیں دن میں ایک
کڑوی گولی کو دیں پھینک

کیلا ہے کیلشیم سے بھرا
جو ہے طاقت ہڈی کو دیتا

شلجم میں ہے جو آئرن
سُرخ کرے وہ خون کا تن

نارنجی میں وائی ٹامن سی
دور کرے نزلہ کھانسی

پپیتا کھانا ہضم کرے
بیماری کو ختم کرے

ہر پھل کا ہے اپنا مزا
اِن میں طاقت صحت و شفا

ہماری نعمتیں

اعلیٰ نسل کا چاول ہے، اعلیٰ کپاس ہے
دنیا کی بہترین تو گندم بھی

کپڑا بنالیا ہے جو ریشم کپاس کا
وہ پیراہن بنا ہے ہمارے لباس کا

چاول کے اور گیہوں کے چھلکوں کا ہے کمال
کہ زندگی کے ساز پہ گونجی ہے ایک تال

ہم صنعتوں میں آج ہوئے خود کفیل ہیں
اہل طلب کے واسطے دستی سبیل ہیں

قائداعظم

آزادی کی راہ دکھائی، راہِ فلاح
قائداعظم اپنا بابا، اپنا جناح

وطن بنا تو اس نے دیا یہ پہلا خطبہ
ملک میں ہوگا اپنا سب کا اِک رُتبہ
رات لے کر صبح کا اک نقشہ
قائداعظم اپنا بابا، اپنا جناح

ہم کو سکھایا جینا مرنا دی حق کی تلقین
علم و ہنر کی، تو اس نے ہر ہر قدم پر تحسین
لوگو سب کا رہبر تھا وہ سب کا راہنما
قائداعظم اپنا بابا، اپنا جناح

سستی

ایک تھا کچھوا اور خرگوش
ہم پیالہ، ہم آغوش

خرگوش کو خود پر ناز بہت تھا
خود اپنا دمساز بہت تھا

اک دن دونوں شرط لگا کے
نکلے جلدی دوڑے بھاگے

کچھوا تھا بے چارا سُست
شرط لگا کر ہوا وہ چست

وزن کو اپنے لے کر دوڑا
خرگوش نے اس کو پیچھے چھوڑا

چھلانگیں دو خرگوش لگا کے
نکلا تیزی سے آگے

دیکھا پیچھے مڑ کر اس نے
کچھوا تھا تو اس سے پیچھے

سوچ کے وہ سستانے لیٹا
آنکھ لگی تو تھک کر سویا

آنکھ کھلی تو جھٹ پٹ بھاگا
دوڑ کے منزل پر پہنچا

کچھوا پہلے پہنچ چکا تھا
ریس وہ اپنی جیت چکا تھا

بچو! مقصد وہ پاتے ہیں
چست و توانا جو رہتے ہیں

روزمرہ

صبح سویرے جلدی جلدی
جلدی جلدی کی تیاری

پھر ہم سب اسکول کو نکلے
جیسے خوشبو پھول سے نکلے

اسکول میں پہنچے لکھنے پڑھنے
چھٹی پر ہم گھر کو لوٹے

گھر پر پہنچے، کھانا کھایا
دوپہر میں لیٹے کچھ ستایا

سہ پہر کو نکلے کھیلے گھر سے
شام کو لوٹے واپس تھک کے

رات کا کھانا ڈٹ کر کھایا
کھانا کھا کر ٹی وی دیکھا

ٹی وی دیکھ کے ہم تھک کر
گرگئے اپنے بستر پر

حرف تہجی

الگ سے اچھی، ب سے بلی، پ پیاری ہے
ت سے تتلی، ٹ سے ٹہنی، ث سے ثمر پر ہے

ج سے جگنو، چ سے چمکے، ح سے حلوہ کھائے
خ سے خرگوش، د سے دوڑے، ڈ سے ڈھول بجائے

ذ سے ذخیرہ، ر سے رکھا، ز سے زندگی کا
س سے سبق، ش سے شکر، ص سے ہے صبر کا

ض سے ضعیف، ط سے طوطا، ظ سے ظروف پہ بیٹھا
ع سے عینک، غ سے غلاف، ف سے فوراً رکھا

ً سے قینچی، ک سے کپڑے، ک سے کیسے کاٹے
گ سے گولی، ل سے لولی، م سے منہ میں ڈالے

ن سے ناؤ، و سے واہ واہ، ی سے یعنی خوب
ے حرف تہجی کے ٹھسے یعنی خوب

علامہ اقبال

آزادی کی شمع جلانے والا ہے اقبالؔ
آزاد وطن کی راہ دکھلانے والا ہے اقبالؔ

غلامی کی جس کے نغموں نے توڑی ہے زنجیر
بخشی ہے جس کے شعروں نے آزادی کی تعبیر

بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کا پیارا ہے اقبالؔ
شاعر مشرق کہلانے والا ہے اقبالؔ

تتلی

تتلی دُبلی پتلی ہے
رنگوں میں جو تُلتی ہے

لال اور پیلی نیلی ہے
پھولوں کی متوالی ہے

اُڑتی ڈالی ڈالی ہے
ہاتھ نہ آنے والی ہے

رنگ

جتنے رنگ ہیں اس دنیا کے
سب ہی پیار سے چھوٹے ہیں

ہر رنگ میں ہے تو پیار بھرا
نیلا، پیلا اور ہرا

سیاہ، سفید و رنگ گلابی
اِک دوجے کے سب ہیں ساتھی

ڈوگی

ڈوگی ایا ڈوگی آیا
ڈوگی دُم ہلاتا آیا

امی نے جب ہڈی پھینکی
دوڑ کے منہ میں اُسے دبایا

بلی دیکھ کے ہڈی چھوڑی
بھئو بھئو بلی پر غرّایا

شبنم

بھیگا بھیگا ہے موسم
رات کو گرتی ہے شبنم

صبح کی پہلی کرن سے پہلے
حسن قدرت کے ہیں میلے

پھول اور پودے ہیں پُرنم
چاروں جانب ہے شبنم

دھنک کے رنگ

نیلا، پیلا، لال
رنگوں کی بنیاد

اس بنیاد کا بھید
سیاہ، ہرا، سفید

ہر رنگ کی جھلک
رنگ میں سات دھنک

الف، و، ی

جیسے جسم میں ہڈی اور ہڈی میں ہیں جوڑ
اس سے پھر تم جسم کو اپنے جہاں بھی چاہو لو موڑ

الف، و ی بھی ہے ایسی اردو میں پہچان
جوڑ دے لفظ اور لفظ بن جائیں پھر جملوں کی شان

دنیا بھر کی ہر زبان میں یہ مرکز کہلاتے ہیں
الف، و ی سے مل کر جملے زبان بن جاتے ہیں

ہماری دنیا

اپنی دنیا رنگ برنگی
نیلی، پیلی، بھوری اُودی

ہر رنگ میں اک حسن ہے اس کے
ان رنگوں سے چمکے دمکے

ان رنگوں کو کبھی نہ چھیڑو
اپنے رنگ کو کبھی نہ چھوڑو

ہر اِک کی اِک دنیا ہے
ہر اِک سے یہ دنیا ہے

امی ابو

امی ابو آئے ہیں
ٹافی بسکٹ لائے ہیں

ٹافی بسکٹ ہم نے ساری
ایک ہی وقت میں ساری کھالی

امی نے پھر خوب ہی ڈانٹا
لیکن ابو نے پچکارا

امی ابو اچھے ہیں
خیال ہمارا رکھتے ہیں

موٹر کار

منّو بھائی، موٹر کار
دوست سے لائے مانگ اُدھار

چلتی تھی تو بھڑبھڑ کرتی
رکتی تھی تو گڑگڑ کرتی

ٹرک کے ہارن سے ڈر جاتی
دُبک کے کونے میں رُک جاتی

دھکوں سے ہوتی اسٹارٹ
چلتی تو لگتی اسمارٹ

اپنے یاروں کا بوجھ اُٹھاتی
گھر واپس کاندھوں پر آتی

اسکول

اسکول ہمارا سب سے پیارا
اس کے کمرے سارے کشادہ

ہم سب یہاں پر پڑھنے آئیں
گھر کے جیسا اس کو پائیں

نئی نئی باتیں سکھلاتا ہے
نئے نئے منظر دکھلاتا ہے

ٹیچر سارے اچھے پیارے
رہتے ہیں پل پل ساتھ ہمارے

ہم کو دیتے ہیں درس وہ پیارا پیارا
ہم کو بنائیں روشن تارا

سات دن

ہفتے میں دن کل ہیں سات
منگل، بدھ اور جمعرات
جمعہ، ہفتہ اور اتوار
سات کلی سے بن گیا ہار

طالب علم کی دعا

اے خدائے دو جہاں اسکول کو آباد کر
طالبِ علمِ زماں کو تو الٰہی شاد کر

اسکول تَو ہے یہ فقط تعلیمِ عامہ کے لئے
دَر کھلا رہتا ہے اِس کا عام انسانوں کے لئے

چمکا رہے ہیں علم سے اُستاد ہم کو وہ دِیے
بن گئے تاریکیوں میں جگمگاتے ہم دِیے

زندگی کے کام میں بس ایک ہی تَو کام ہے
دل لگاکر علم حاصل ہو تَو پھر انعام ہے

رہے سدا اسکول پر وہ سایۂ پروردگار
اس کے رَستے ہی ملیں گے رَستے ہم کو بیشمار

اسکول کو تُو اے الٰہی دشمنوں سے پاک کر
اِس کے ہر طالب علم کو علم کا تُو دے ثمر

علم کی روشن کرن سے ہو جہاں روشن تمام
بدولت اِس اسکول کے دنیا میں اپنا بھی ہو نام

دھنک

آؤ! تمھیں بتلاتے ہیں
راز دھنک سمجھاتے ہیں

بارش کے یہ بعد کا منظر
کتنا پیارا کتنا سُندر

دیکھو تو ہر چیز دُھلی ہے
آنکھوں کو ہر چیز بھلی ہے

پنچھی پھڑ پھڑ کرتے نکلے
سارے مویشی چرنے نکلے

کاغذ کی اِک ناؤ بنائی
پانی پر ہے خوب چلائی

بادل سے وہ سورج نکلا
رنگوں کا فوارہ چھوٹا

نکھرے بارش کے سب قطرے
کرنوں کے رنگ بکھرے بکھرے

ہر قطرہ ”نخلِ نور“ بنا ہے
رنگوں کا منشور بنا ہے

ست رنگوں کا کھیل ہے جاری
یعنی دھنک کی ہے تیاری

قدرت کے انعام کی ساعت
رنگوں کے اکرام کی ساعت

آؤ لوگو ناچیں گائیں
دھوم مچائیں، شور مچائیں

اس کی عطا کا جلوہ دیکھیں
ساون کا یہ نقشہ دیکھیں

مومو

مومو گڑیا رانی ہے
جان و جگر ہے جانی ہے
مومو پیاری پیاری ہے
سب کی راج دُلاری ہے
مومو سچی بچی ہے
لگتی سوئے اچھی ہے
بلی سے ہے پیار وہ کرتی
لیکن کتّے سے ہے ڈرتی
میٹھی چیزیں اس کو بھائے
کڑوی چیزوں سے کترائے
پل میں روٹھے اور من جائے
ضد پر آئے تو ٹھن جائے
کھیل کھلونے چھوڑ کے رکھ دے
گھر کی چیزیں توڑ کے رکھ دے
کاغذ کا اِک ڈھیر لگائے
اور کچھ بھی پڑھ نہ پائے

ریل اور انجن

ڈبّے کے آگے پیچھے ڈبّہ
ڈبّے سے مل کر دوڑے ڈبّہ
ڈبّوں کی اک ریل بنی ہے
بچوں کا اک کھیل بنی ہے
پُل کے اوپر نیچے ڈبّے
چار طرف ہیں ڈبّے ہی ڈبّے
جنگل میں بھی منگل دیکھو
ڈبّوں کا اک دنگل دیکھو
پٹڑی پہ اتراتا جائے
انجن ریل بھگاتا جائے
سیٹی خوب بجاتا ہے
سب کے دل کو گرماتا ہے
ڈبوں کی یہ دنیا پیاری
دیکھو تو ہے سب سے نیاری
چھُک چھُک چھُوں چھُوں کرتا
ڈبّوں کا ہے بچوں میلہ

کوّا اور لومڑی

ڈال پہ اوپر دوڑ کے آیا
کوا اِک اخروٹ تھا لایا
نیچے سے اِک لومڑی گزری
اس کا دیکھ کے دل للچایا
کوے کا اس نے مان بڑھایا
مسکا پانی خوب لگایا
کوے نے آگے بھر کر اس سے
اپنا سُر اور تال ملایا
چونچ کھلی جو کوّے کی تو
اخروٹ وہ فوراً نیچے آیا
لومڑی فوراً جھپٹی اُس پر
منہ میں وہ اخروٹ دبایا
بھاگی سرپٹ ایسے جیسے
پیچھے ہو اس کے موت کا سایا

کمپیوٹر

کمپیوٹر تو کمپیوٹر ہے
علم و ہنر کا دفتر ہے
رنگوں کا اِک منظر ہے
کمپیوٹر تو کمپیوٹر ہے
اپنا سب کا ٹیوٹر ہے

کھیل ہزاروں اِس میں دیکھو
لاکھ جواب اِس میں ڈھونڈو
جو بھی پڑھنا ہے اِس میں پڑھ لو
کمپیوٹر تو کمپیوٹر ہے
اپنا سب کا ٹیوٹر ہے

چاچا ماموں ابو اس میں
نیٹ کے سارے جادو اس میں
طوطا، مینا، بھالو اس میں
کمپیوٹر تو کمپیوٹر ہے
اپنا سب کا ٹیوٹر ہے

انسانی سوچ کا محور یہ ہے
ساری معلومات کا گھر یہ ہے
اب تو سب کا دلبر یہ ہے
کمپیوٹر تو کمپیوٹر ہے
اپنا سب کا ٹیوٹر ہے

(یہ نظم ڈبل ہے لہٰذا اسے کینسل کردیں)

مومو

مومو گڑیا رانی ہے
سب کی راج دُلاری ہے
بلی سے ہے پیار وہ کرتی
لیکن کتّے سے ہے ڈرتی

میٹھی چیزیں اس کو بھائے
کڑوی چیزوں سے کترائے
پل میں روٹھے اور من جائے
ضد پر آئے تو ٹھن جائے

کھیل کھلونے چھوڑ کے وہ
گھر کی چیزیں توڑ دے وہ
کاغذ کا اک ڈھیر لگائے
جیسے سب کچھ پڑھنا چاہئے

سب باتوں سے پیاری ہے
سب کی راج دلاری ہے
مومو من کی سچی ہے
بچی ہے تو اچھی ہے

مدد

اندھے کی تم لاٹھی بن کے
لنگڑے کی بیساکھی بن کے
گِرتوں کو تم تھامنے جاؤ
آؤ تم بھی مدد کو آؤ

جو نہ جانیں پڑھنا لکھنا
چاہیں گر وہ تم سے پڑھنا
لکھنا پڑھنا انہیں سکھاؤ
آؤ تم بھی مدد کو آؤ

مدد جو کرتے ہیں اوروں کی
اپنوں کی اور سب غیروں کی
ایسوں میں تم نام بناؤ
آؤ تم بھی مدد کو آؤ

اونٹ

بکرا، اونٹ اور گائے
منڈی میں سب بکنے آئے

کامران ابو کے سنگ آیا
اونٹ خرید کے وہ گھر لایا

بقر عید سے پہلے اس نے
خوب کھلایا خوب گھمایا

قربانی کی اونٹ کو دیکھے
دوست کو اپنے گھر بلوایا

ہماراوطن

ہے پیارا وطن یہ ہمارا وطن
ہمیں اپنی جاں سے ہے پیارا وطن

ہے اس کے پہاڑوں کی اونچی بلندی
بہتے ہیں دریا اور بہتی ندی

کھیتوں کا سبزہ ہے پرچم ہلالی
یہ اپنا چمن اور ہم اس کے مالی

رہے گل فشاں یہ ہمارا
ہمیں اپنی جاں سے ہے پیارا وطن

پکنک

چھٹی کے دن صبح سویرے
ساحل کی ہم سیر کو نکلے

کھانا گھر امی نے پکایا
باجی نے تھا ہاتھ بٹایا

فرفر کرتی گاڑی دوڑی
ساحل پر وہ جا کر ٹھہری

پانی پر پھر ہم سب لپکے
پائنچے اپنے اونچے کرکے

لہریں آتیں لہریں جاتیں
پاؤں کو گیلا کرتی جاتیں

مٹّی نے پھر چھلانگ لگائی
دوڑ کے باجی اس کو لائی

بھوک لگی تو کھانا کھایا
پکنک کا کیا لطف اُٹھایا

ریت سے ہم نے خوب ہی کھیلا
شام ہوئی پھر ہوا اندھیرا

جلدی جلدی گھر کو لوٹے
رات کو اپنے گھر کو پہنچے

برسات کا موسم

ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ بارش ٹپکی
بادل گرجے بجلی کڑکی

بچے سارے گیلے گیلے
بوڑھے چھتری لے کے نکلے

چائے پکوڑے کھاتے ہیں ہم
بھیگا بھیگا پیارا موسم

جل تھل ہوگیا پل میں منظر
کل تک جو تھا خشک اور بنجر

چالاک

کوئل کوّا ایک سے ہیں
دونوں کالے کالے ہیں

کوئل کُو کُو کرتی ہے
کوّا کرتا کائیں کائیں

دونوں بنتے ہیں چالاک
کوئل کچھ زیادہ چالاک

انڈے دے کر گھومتی ہے
کوّی ان کو چومتی ہے

انڈے سے کر، بچے دے کر
کوّی خوش ہے تحفے لے کر

رمضان

طرح طرح کی نعمتوں اور رحمتوں کا ہے
رمضان کا مہینہ بڑا برکتوں کا ہے

اُٹھتے ہیں منہ اندھیرے ہی سحری کیلئے ہم
کرتے پھر عبادت اللہ کیلئے ہم

مغرب کی پھر اذان کا کرتے ہیں انتظار
اللہ کی نعمتوں سے ہو روزے کا پھر افطار

پورا ہی یہ مہینہ اک صبر و شکر کا ہے
اللہ کے خاص خاص کرم کی نظر کا ہے

مومو نے بلّی پالی

مومو نے اک بلی پالی
کتنی اچھی کتنی پیاری

آنکھیں اس کی ہیں مٹیالی
آدھی بھوری آدھی کالی

پیار سے اپنی دُم ہلاتی
غصہ سے ہے وہ غراتی

نرم سے بستر پر سونے والی
دودھ ملائی کھانے والی

لمبی لمبی مونچھوں والی
چوہوں کی ہے وہ متوالی

گنتی

ایک، دو، تین، چار
آؤ مل کر بانٹیں پیار

پانچ، چھ، سات
کام کریں دن رات

آٹھ، نو، دس
کبھی کریں نہ بس

گیارہ، بارہ، تیرہ
ہے جگ کتنا پیارا

چودہ، پندرہ، سولہ
سچ نے سچ کو تولا

سترہ، اٹھارہ، انیس، بیس
کوئی نہیں ہے پیار کی فیس

بارہ مہینے

ایک انگوٹھی بارہ نگینے
ہر نگ میں ہیں دفن خزینے

جنوری، فروری، مارچ، اپریل
گرمی سردی کے ہیں کھیل

آیا جون اور گئی مئی
گندم کی ہے فصل پکی

جولائی اور اگست مہینے
بجلی چمکے اور مینہ برسے

ستمبر، اکتوبر اور نومبر
گرمی کا نہ سردی کا ڈر

دسمبر جھومتا جھامتا آیا
سردی میں گرماتا آیا

ضد نہ کرو

اپنی بات جو منواتا ہے
وہ پھر آخر پچھتاتا ہے

کیا بات بات پہ رونا، اَڑنا
کھیل کود میں لڑنا بھڑنا

ضد تو بس نقصان ہی لائے
نظروں میں جو بُرا بنائے

کہا بڑوں کا ہی تم مانو
کبھی نہ ضد کو اچھا جانو

ہفتہ کے سات دن

ہفتہ کا دن پہلا پیر
اسکول ہوگئی داخل ہیر

محنت کرتی منگل کو
بدھ کو پاتی وہ پھل کو

جمعرات کو ڈگری لائی
گھر والوں نے خوشی منائی

جمعہ کو وہ افسر بن کے
حکم چلاتی تھی بن ٹھن کے

ہیر ہفتہ کو سوچ رہی تھی
علم کی طاقت بول رہی تھی

تھک کر وہ اتوار کو سوتی
اس دن اس کی چھٹی ہوتی

ظلم

کبھی بھی بچو! ظلم نہ کرنا
کمزوروں پہ رحم ہی کرنا

چڑیا جو اُڑ جاتی ہے
اپنی جان بچاتی ہے
چڑیا کو تم قید نہ کرنا
کبھی بھی بچو! ظلم نہ کرنا

چیونٹی کتنی چھوٹی ہے
زمیں پہ رینگتی رہتی ہے
پیروں سے نہ اُسے مسلنا
کبھی بھی بچو! ظلم نہ کرنا

ظلم جو کرتے رہتے ہیں
ان کے دن تو تھوڑے ہیں
جگ میں سب کو جینے دینا
کبھی بھی بچو! ظلم نہ کرنا

اُف گرمی

ہائے گرمی ہائے گرمی
مرغی بولی بلّی بولی

منّا بھی اور کیا منّی بھی
ہر شے کیسی ہے پگھلی سی

جیسے سورج سر پر آئے
شدت کی وہ پیاس بڑھائے

صفائی

روزانہ صبح کو اُٹھنا
برش سے دانتوں کو چمکانا

صبح سویرے خوب بہانا
اور پھر ورزش کرنے جانا

کپڑوں سے بھی اُجلے رہنا
جوتوں کو بھی پالش کرنا

بالوں میں پھر کنگھی کرنا
ہر پل صاف و ستھرے رہنا

پیارا بچہ

پیارا پیارا بچہ ہے
منّا کتنا اچھا ہے

امی کا وہ کہنا مانے
ابو کا وہ حکم نہ ٹالے

رات کو جلدی سوتا ہے
صبح سویرے اُٹھتا ہے

استادوں کی آنکھ کا تارا
سب کہتے ہیں منّا پیارا

بڑوں کا ادب

ادب کروگے بڑوں کا جتنا
مانوگے تم بڑوں کا کہنا

تم بھی اِک دن بڑے بنوگے
جو بویا ہے وہ کاٹو گے

باادب ہو بانصیب
بے ادب کا بُرا نصیب

کتاب

رنگ برنگی پھول گلاب
ابو لے کر آئے کتاب

بھالو، بندر کی تصویریں
علم کی ساری باتیں اس میں

پیاری پیاری اس کی نظمیں
پھول اور پودوں کی قسمیں

تنہائی کی ساتھی ہے
اچھی بات بتاتی ہے

تحفہ

دوست کزن سب تحفے لائے
سالگرہ پر یہ سب آئے

باجی گڑیا لے کر آئیں
نئے نئے بھیا کپڑے لائے

سب سے اچھا وہ تحفہ ہے
سچے رنگ سے جو رنگا ہے

خوشی

اوروں کو خوش رکھ کے بچو
سچی خوشی کو پاسکتے ہو

چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے تم
سارے دکھ بھلاسکتے ہو

اسی لئے خوش رہنا سیکھو
دکھ سے لڑتے رہنا سیکھو

امتحان

آئے سر پر امتحان
پڑھنے پر دو سارا دھیان

کھیلو کودو لیکن کم
دوڑو بھاگو لیکن کم

کھانا پینا ڈٹ کر کھانا
سسٹم سے بھی ہٹ کر کھانا

گھنٹے باندھو پڑھنے کے
اچھے نمبر پانے کے

گڑیا

میری تھی گڑیا وہ چھوٹی بہت
لٹاؤ اسے تو وہ سوتی بہت

فرفر وہ بولے اُٹھاؤ اسے
چابی بھرو اور چلاؤ اسے

ہوئی دور مجھ سے تو روتی بہت
سینے سے لگ کر وہ ہنستی بہت

عید

آئی دیکھو آئی عید
خوشی کی لے کر آئی نوید

کپڑے جوتے نئے نئے ہیں
بچے، بوڑھوں نے پہنے ہیں

کھائیں، پئیں اور موج اُڑائیں
عیدی لینے گھر گھر جائیں

امی ابو

الف سے امی، الف سے ابو اور اَلف سے اللہ
اللہ میاں کا ان تینوں میں سب سے بڑا ہے رُتبہ

پیدا کیا اللہ نے ہم کو، ہم دنیا میں آئے
امی نے سینے سے لگایا ابو سر پر سائے

اللہ کا احسان ہے ہم پر اس نے ہمیں بنایا
شکر ہے امی ابو کا سدا ہو جن کا سایہ

سردی

سردی آئی سردی آئی
لمبی لمبی راتیں لائی

دن ہیں اس کے چھوٹے چھوٹے
دھوپ میں دیکھو کیسے چمکے
سوئٹر، کمبل، جیکٹ لائی
سردی آئی سردی آئی

مونگ پھلی جھولی میں لے کے
کھاتے ہیں ہم مزے مزے سے
پستہ اور بادام بھی لائی
سردی آئی سردی آئی

رات کو ٹھنڈک بڑھتی جائے
میٹھی میٹھی نیند بھی آئے
گرم ہے بستر گرم رضائی
سردی آئی سردی آئی

دوسروں کا خیال رکھنا

سدھرے سب کا ماضی حال
سب رکھیں گر سب کا خیال

کسی کو تکلیف جو پہنچے
تو ہر بندہ مدد کو نکلے

گھر سے باہر گھر کے اندر
خیال رکھیں ہم سب کا مل کر

دنیا ہو جنت کی مثال
سب رکھیں گر سب کا خیال

پھول، پودے اور درخت

ہم کو دیتے ہیں راحت
پھول، پودے اور درخت

حسن ہیں کائنات کا
علم ہے نباتات کا

ہیں یہ خزانۂ قدرت
پھول، پودے اور درخت

ان میں بھی ہے زندگی
کرتے ہیں یہ بندگی

ہیں یہ بھی حسن فطرت
پھول، پودے اور درخت

عادت

اچھی عادت بُری عادت
عادت ہی سے ہوتی ہے عزت

اچھی عادت کو اپناؤ
سب کی نظروں میں چھا جاؤ

بُری عادت جو اپناتا ہے
وہ نظروں سے گِر جاتا ہے

موسم

بچو! موسم کُل ہیں چار
سردی، گرمی، خزاں، بہار

سردی میں سب تھر تھر کانپیں
آگ سے اپنے ہاتھ کو تاپیں

گرمی کا جو آیا مہینہ
ہر اِک کو پھر آیا پسینہ

آتا ہے پھر خزاں کا موسم
درخت سے پتّے گرتے دھم دھم

آہا! دیکھو آئی بہار
پھولوں پر وہ لائی نکھار

ہر موسم کا اپنا رنگ
بدل کے رکھ دیتا ہے ڈھنگ

استاد

جو ہم کو سکھلاتا ہے
استاد وہی کہلاتا ہے
پیار میں اس کے ایک مزا ہے
ڈانٹ میں اس کی پیار بھرا ہے
نئی نئی راہ دکھاتا ہے
اچھی بات بتاتا ہے
ماں اور باپ کا چہرہ ہے
یہ استاد کا رُتبہ ہے
استادوں کا ادب کرے گا
وہ پھولے گا اور پھلے گا

پانی

دنیا کے تین حصے پانی
اور اک حصہ ہے خشکی

ہر شے ادھوری اس کے بِن
جینا بھی ہے ناممکن

یہی تو سب کا تن من دھن ہے
یہی تو سب کا جیون ہے

محبت

محبت سے دل جیتا جائے
نفرت تو بس آگ لگائے

محبت جس دل میں ہوتی ہے
سیپ میں جیسے اک موتی ہے

جگ میں محبت کو پھیلاؤ
امن و سکوں کے مزے اُڑاؤ

احساس

خود بھی سُکھ کے سپنے بُننا
اوروں کا احساس بھی رکھنا

اپنے سکھ کی خاطر تم نہ
کبھی کسی کو آنسو بَننا

اُصول بنا لو تم بھی اپنا
انسانوں کی خدمت کرنا

انسانوں کی خدمت کرنا
دل سے دل کا رشتہ رکھنا

اچھے کام

آؤ کریں ہم اچھے کام
جگ میں اپنا روشن نام
جھوٹ نہ بولیں سچ کو تولیں
سچ ہی بولیں صبح و شام
آؤ کریں ہم اچھے کام
دل نہ دکھائیں کبھی کسی کا
انسانوں کا، حیوانوں کا
بوڑھوں کا بھی اور بچوں کا
دیں گے دعائیں خاص و عام
آؤ کریں ہم اچھے کام
دل لگاکر پڑھتے جائیں
وقت پہ ہی ہم ہی کھیلنے جائیں
کھیل، پڑھائی ساتھ چلائیں
محنت کا پھر ملے انعام
آؤ کریں ہم اچھے کام

حق تلفی

اس کی ٹافی اس نے چھینی
اس کا بسکٹ اس نے

اس کی جوتی اس نے لے لی
اس کی ٹوپی اس نے

چھین جھپٹ کا کھیل بُرا ہے
چیز ہے جس کی حق اس کا ہے

کبھی کسی کا حق نہ چھینو
جس کا حق ہے اس کو دے دو

صبح سویرے اُٹھنا

صبح سویرے اُٹھنا سیکھو
کام کو وقت پہ کرنا سیکھو

جب صبح تم اُٹھتے ہو
چوبیس سِکّے رکھتے ہو

ہر سِکّہ کو سوچ سمجھ کے
دن بھر اس کو خرچ کرو گے

جلدی سونا جلدی اُٹھنا
کامیابی ہے ذہن میں رکھنا

دعا

علم کی ہم کو طاقت دے دے
عزت دے دے شہرت دے دے
کمزوروں کی مدد کریں ہم
ہاتھوں میں وہ قوت دے دے
پیار کریں ہم سب دنیا سے
ایسی ہم کو چاہت دے دے
ہر مصیبت ہنس کر جھیلیں
ہم کو تو بس ہمت دے دے
جھوٹ سے ہم کو نفرت ہوگی
سچائی میں راحت دے دے